4 مالی خدمات تک رسائی میں وسعت

4.1 مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی

اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت کی پست سطح کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لیے مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی (این ایف آئی ایس) تشکیل دی ہے۔ جسے حکومتِ پاکستان نے اپنایا اور مئی 2015ء میں اسے نگرانی کے جامع طریقہ کار کے ساتھ شروع کیا گیا۔ اس حکمتِ عملی کا مقصد ملک کی 50 فیصد بالغ آبادی کو 2020ء تک باضابطہ مالی رسائی دینا ہے۔ اس حقیقت سے تو سب ہی واقف ہیں کہ مالی شمولیت انٹرپرائزز کی سرگرمیوں میں اضافے کا موجب بن کر شمولیتی معاشی نمو کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک اعلیٰ ترین پالیسی اور ضوابطی ادارہ ہونے کے ناتے باضابطہ مالی خدمات تک رسائی کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہے تاکہ شمولیتی معیشت کا ہدف حاصل ہوسکے، جو آبادی کے تمام طبقوں اور تمام علاقوں میں معاشی نمو کے فوائد کی تقسیم کے لیے لازمی ہے۔ اس حوالے سے مالی شمولیت کے اظہاریوں پر مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کے تحت کیے گئے اقدامات کے خاصے ثمرآور نتائج سامنے آئے ہیں (**جدول 4.1**)۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں شائع ہونے والی عالمی بینک گروپ–گلوبل فنڈیکس رپورٹ 2017ء کے مطابق گذشتہ دو برسوں میں پاکستان کی بالغ آبادی میں کھاتے داروں کی شرح 13 فیصد سے بڑھ کر 21 فیصد ہوگئی ہے۔ اس حکمتِ عملی پر عملدرآمد کے لیے نجی اور سرکاری شعبے دونوں کے متعلقہ فریقوں کے تعاون سے ایک طریقہ کار تشکیل دیا گیا۔ مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کے تحت کیے جانے والے اہم اقدامات باکس 4.1 میں درج ہیں۔

جدول 4.1: مالی شمولیت کے اظہاریے (ارب روپے میں)

اظہاریے	جون 15ء	جون 18ء	نمو (فیصد)
امانتی کھاتوں کی تعداد* (ملین)	41.7	53.1	27.3
برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس (ملین)	10.8	39.2	262.9
اے ٹی ایم کی تعداد**	9,597	14,019	46.1
پوائنٹ آف سیل مشینوں کی تعداد**	41,183	53,511	29.9
بینک برانچوں کی تعداد	11,937	16,066*	34.5

ماخذ:

* شعبہ زرعی قرضہ و خردمالکاری، بینک دولت پاکستان

** شعبہ نظام ادائیگی، بینک دولت پاکستان

*** شعبہ بینکاری پالیسی و ضوابط

باکس 4.1: مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کے تحت اقدامات

- **آسان موبائل اکاؤنٹ اسکیم (اے ایم اے):** مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کونسل نے 11 جنوری 2017ء کو اپنے اجلاس میں اے ایم اے اسکیم کی منظوری دی تھی۔ اسکیم کا مقصد موبائل پر ایسا اکاؤنٹ کھولنے میں سہولت دینا تھا کہ جو دومنٹ کے اندر کھل جائے، جس کی مدد سے سادہ سے موبائل سے کہیں بھی اور کسی بھی وقت رقوم کا لین دین ممکن ہوسکے گا۔ منظور شدہ اسکیم کے تحت صارفین گھر بیٹھے برانچ لیس بینکاری اکاؤنٹس کھول سکیں گے اور اے ایم اے کی تمام مالی مصنوعات اور خدمات ایک جگہ یو ایس ایس ڈی پلیٹ فارم کے ذریعے حاصل کرسکیں گے۔ فی الوقت یہ اسکیم تشکیلی مراحل میں ہے اور توقع ہے کہ تعمیراتی سرگرمیاں مکمل ہونے کے بعد مستقبل قریب میں اسے آزمائشی منصوبے کے طور پر منتخب اداروں میں شروع کیا جائے گا۔

- آسان اکاؤنٹ کھولنا: بینکاری خدمات سے محروم اور پسماندہ طبقات کو بنیادی مالی خدمات تک رسائی فراہم کرنا اور مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کے مقررہ اہداف کے حصول کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے کم خطرے کے حامل "آسان اکاؤنٹس" متعارف کرائے۔ اسے ضروری مستعدی کی آسان شرائط اور کم از کم ابتدائی ڈپازٹ (100 روپے) سے کھولا جاسکتا ہے، جس میں ماہانہ رقم نکلوانے کی حد 5 لاکھ روپے اور مجموعی ڈپازٹ کی حد 5 لاکھ روپے ہے۔ اس اقدام سے جون 2018ء کے اختتام تک بینکاری نظام میں 4.4 ملین اکاؤنٹس کا اضافہ ہوا۔

- **پاکستان میں مالی شمولیت اور انفراسٹرکچر کا منصوبہ (ایف آئی آئی پی):** عالمی بینک گروپ نے مالی شمولیت کی قومی حکمتِ عملی کو تقویت دینے کی خاطر 137 ملین ڈالر کی مالیت سے پاکستان میں مالی شمولیت اور انفراسٹرکچر کے منصوبے (ایف آئی آئی پی) کی منظوری دی۔ اس منصوبے سے منڈی کے انفراسٹرکچر اور ادارہ جاتی استعداد میں بہتری آئے گی، ڈجیٹل ادائیگیوں اور مالی خدمات کے استعمال اور فنڈز کا استعمال بڑھانے میں مدد اور خرد کاروباری ادارے (ایم ایس ایم ایز) اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی مالی خدمات تک رسائی میں اضافہ ہوگا۔ اس منصوبے سے خواتین اور خرد کاروباری ادارے چلانے والی خواتین کو مالی خدمات تک رسائی اور استعمال میں خاطر خواہ اضافہ کرنے میں مدد ملے گی۔

- **خردمالکاری قرض گیروں کے لیے ڈجیٹل قرضوں کا آزمائشی منصوبہ (2016ء سے جاری ہے):** ٹیلی نار مائیکرو فنانس بینک (ٹی ایم ایف بی) کو ڈجیٹل قرضوں کا اجرا شروع کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی نگرانی میں اس کے امکان کا جائزہ لینے کی اجازت دی گئی تھی۔

- ٹی ایم ایف بی کو ڈجیٹل قرضوں بالخصوص پاکستان کے تناظر میں اس کے منڈی سے متعلق امکانات اور صارفین کے تحرکات کا تجزیہ اور جانچ کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ ٹی ایم ایف بی کی طرف سے ڈجیٹل قرضوں کی پیشکش کی جاتی ہے، جس میں بہت چھوٹے قرضوں (1500 سے 3500 روپے) کی پیشکش 7، 15، اور 30 یوم کی مدتوں کے لیے کی جاتی ہے۔ اس آزمائشی منصوبے کے نتائج سے ڈجیٹل قرضوں کے باضابطہ طور پر آغاز کی غرض سے حکمتِ عملی ترتیب دینے میں مدد ملے گی۔

- **ڈجیٹل مالی خدمات (ڈی ایف ایس)-اختراعی چیلنج سہولت (آئی سی ایف):** این ایف آئی ایس کی اسٹیئرنگ کمیٹی کی جانب سے منظور کردہ اقدام میں صارفین سے متعلق مصنوعات اور خدمات تشکیل دینے میں معاونت کرنا بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے آئی سی ایف رہنما خطوط جاری کیے ہیں، جن میں کلیدی متعلقہ فریقوں بشمول برانچ لیس بینکاری خدمات فراہم کنندگان، فن ٹیک اور ٹیکنالوجی کے مختلف مفاداتی گروپوں سے درخواستیں طلب کرنے کا طریقہ درج ہے۔

- **خرد اور چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے کریڈٹ اسکورنگ ماڈل:** اسٹیٹ بینک نے مشیروں کی شمولیت کا عمل شروع کر دیا ہے اور اظہارِ دلچسپی کے اشتہارات ملکی اور غیر ملکی اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔

- **پنشنوں کی ادائیگی میں ثبوتِ حیات کی غرض سے تصدیق بذریعہ بایو میٹرک نظام (بی وی ایس):** کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس نادرا کے اشتراک سے اے ڈی سیز کے پنشن کی ادائیگیوں میں سہولت دینے کی غرض سے پنشن ادائیگیوں کے لیے درکار ثبوتِ حیات کی فراہمی کا طریقہ کار تشکیل دینے کے لیے کوشاں ہے۔

- **مالی خواندگی کے اقدامات:** مالیات تک رسائی کے سروے 2015ء کے مطابق 40 فیصد آبادی میں مالی مصنوعات کے فہم کا فقدان مالی عدم شمولیت کی بنیادی وجہ ہے۔ اسٹیٹ بینک نے کم آمدنی والے عوامی طبقے کو مالی تعلیم و آگہی سے روشناس کرنے کی خاطر درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

  - **مالی خواندگی کا قومی پروگرام:** اسٹیٹ بینک مالی خواندگی کے قومی پروگرام (این ایف ایل پی) کو انتہائی اہمیت دیتے ہوئے اس پر عملدرآمد کرا رہا ہے، جس کا مقصد کم آمدنی والے طبقے بالخصوص نوجوانوں اور خواتین کو بنیادی مالی تعلیم دینا ہے۔ این ایف ایل پی پانچ سالہ مدت کا پروگرام ہے، جو اگست 2017ء میں شروع ہوا تھا۔ اس پروگرام پر عملدرآمد کے سلسلے میں پہلے سال میں اس پروگرام کا دائرہ 16 ایس بی پی-بی ایس سی دفاتر اور شراکت دار بینکوں کی مدد سے ملک کے 77 اضلاع میں پھیلایا گیا۔ مالی سال 18ء کے دوران 4270 کلاس روم سیشنز کا انعقاد کیا گیا، جن میں 1111020 بالغ افراد کو مالی تعلیم کے بنیادی عنوانات بشمول بچت، میزانیہ کاری، سرمایہ کاری، برانچ لیس بینکاری اور اسلامی بینکاری وغیرہ سے آراستہ کیا گیا۔

  - **مالی خواندگی کا پروگرام برائے اطفال و نوجوانان (سی وائی ایف ایل پی):** ایس بی پی نے بچّوں اور نوجوانوں کو بنیادی مالی تعلیم کی فراہمی اور انہیں مستقبل میں معاشی اور سماجی کردار کی ادائیگی کے لیے تربیت دینے کی غرض سے 2016ء میں مالی خواندگی کا پروگرام برائے اطفال و نوجوانان کا آغاز کیا۔ اس پروگرام کا مقصد سیکھنے کے جامع تجربے سے ہمکنار کرانا ہے، جس میں تعلیم اور صلاحیتوں کو کلاس روم کے اندر اور باہر دونوں کے ماحول سے نکھارا گیا۔ اس پروگرام میں 200 تعلیمی اداروں نے حصّہ لیا جبکہ اس کے تحت تربیت یافتہ 450 اساتذہ کے ذریعے 44000 طلبا کو سی وائی ایل ایف پی کے پیغام سے روشناس کرایا گیا۔

4.1.1 برانچ لیس بینکاری

2008ء میں اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے طبیعی نیٹ ورک کی حدود و قیود کا احساس کرتے ہوئے برانچ لیس بینکاری ضوابطی فریم ورک جاری کیا، جو واقعتاً مالی شمولیت میں تیزی کے لیے اے ڈی سیز کو فروغ دینے کی بنیاد تھی۔ منڈی کے انفرا اسٹرکچر کو تقویت دینے کے لیے برانچ لیس بینکاری کے ضوابط کے اجرا کے بعد متعدد اقدامات کیے گئے، جن میں ضابطہ کاروں اور متعلقہ فریقوں کے درمیان پالیسی مذاکرات شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے ملک میں مربوط ڈجیٹل مالی نظام قائم کرنے کی خاطر مختلف پلیٹ فارموں کے درمیان باہمی تعامل کی فضا قائم کی۔ (1) جس میں ضوابط برائے پی ایس اوز / پی ایس پیز، (2) موبائل بینکاری کے باہمی تعامل کے لیے

ضوابط، (3) فریم ورک برائے برانچ لیس بینکاری ایجنٹ کا حصول اور انتظام، (4) برانچ لیس بینکاری پر نظر ثانی، (5) ضوابط برائے آسان اکاؤنٹس، (6) رہنما خطوط برائے وائٹ لیبل اے ٹی ایم آپریٹرز اور (7) ضوابط برائے رقوم کی برقی منتقلی شامل ہیں۔ برانچ لیس بینکاری چینل 12 فریقوں پر مشتمل ہے جو بنیادی بینکاری خدمات کی پیشکش کے ساتھ ساتھ سماجی بہبود کی ادائیگیوں اور خرد بیمے میں سہولت فراہم کر رہا ہے، جس میں مالی سال 18ء میں حوصلہ افزا نمو دیکھی گئی۔ مالی سال 18ء کے دوران اکاؤنٹس کی تعداد میں 43.6 فیصد کی متاثر کن نمو کے ساتھ 39.2 ملین تک جا پہنچی۔ ایجنٹوں کا نیٹ ورک 405531 مشترکہ ایجنٹوں تک بڑھ گیا، صارفین کے نزدیکی علاقوں مالی سہولت کے پوائنٹ کے طور پر موجود ہوتے ہیں (**جدول 4.2**)۔

جدول 4.2: برانچ لیس بینکاری کے اظہاریے			
اظہاریے	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء*	سالانہ نمو (فیصد)
ایجنٹوں کی تعداد	402,710	405,531	0.70
کھاتوں کی تعداد	27,312,964	39,235,924	43.65
امانتیں (ملین روپے میں)	15,423	15,335	-0.57
سودوں کی تعداد ('ہزاروں' میں)	551,543	748,605	35.73
لین دین کی مالیت (ملین روپے میں)	2,427,823	3,181,043	31.02
سودے کا اوسط حجم (روپے میں)	4,402	4,249	-3.48
سودوں کی اوسط یومیہ تعداد	1,511,077	2,050,971	35.73
غیر حتمی اعداد و شمار*			
ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری			

4.2 زرعی مالکاری

مالی سال 18ء کے دوران زرعی مالکاری نمو کا سلسلہ جاری رہا، اور قرضوں کی فراہمی 972.6 ارب روپے تک جا پہنچی جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 705.4 ارب روپے رہی تھی۔ چنانچہ مالی اداروں نے زرعی قرضوں کی سالانہ فراہمی کا 1001 ارب روپے کا علامتی ہدف 97.2 فیصد تک حاصل کیا، جسے زرعی قرضہ مشاورتی کمیٹی نے مالی سال 18ء کے لیے مقرر کیا تھا۔ قرضوں کی طلب کے اعتبار سے مالی اداروں نے 1343 ارب روپے میں سے 72 فیصد قرضوں کی طلب پوری کی، جو اب تک سب سے زیادہ ہے۔ اسی طرح، جون 2018ء کے اختتام پر واجب الادا قرضوں کا جزدان 469.4 ارب روپے تک پہنچ گیا جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 405.8 ارب روپے تھا۔ بلحاظِ رسائی مالی سال 18ء میں 450000 نئے قرض گیر شامل ہوئے، جس کی بنا پر گذشتہ برس کے 3.3 ملین قرض گیروں کے مقابلے میں یہ تعداد 3.7 ملین ہوگئی۔ درج بالا نمو اسٹیٹ بینک کی جانب سے ملک میں زراعت کے فروغ کے لیے کیے گئے مختلف اقدامات سے منسوب کی جاسکتی ہے۔ چند حالیہ اقدامات کی تفصیل باکس 4.2 میں ملاحظہ فرمائیے۔

باکس 4.2: زرعی مالکاری کے فروغ کے لیے اقدامات

- چھوٹے اور محروم کاشتکاروں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم پر عملدرآمد: حکومتی میزانیے کے اعلان کے تحت چھوٹے اور محروم کاشتکاروں کے لیے کریڈٹ گارنٹی یا قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس ایس ایم ایف) پر عملدرآمد کیا گیا۔ اسکیم کا مقصد پاکستان بھر میں ان چھوٹے کاشتکاروں کو قرضے دینے کے لیے بینکوں کو ترغیب دلانا ہے، جن کے پاس اپنی جاری سرمائے کی ضروریات کی خاطر قرضوں کے حصول کے لیے معقول رہن (بینکوں کے لیے قابلِ قبول) نہیں ہے۔ اسکیم میں شامل مالی اداروں کو 2 ارب کے قرضے فراہم کرنے کا ہدف دیا گیا تھا۔ اسکیم کے آغاز سے اب تک 50000 قرض گیروں کو مالکاری فراہم کی گئی۔
- زرعی مالکاری میں اختراع کے لیے تعاون: اسٹیٹ بینک ملک میں زرعی مالکاری میں اختراع اور جدت طرازی کے مقصد سے متعدد منصوبوں پر عملدرآمد اور تعاون کر رہا ہے، جو جدید کاشتکاری اور مالکاری کی روایات سے متعلق ہیں۔ ان میں سے چند منصوبے درج ذیل ہیں:
  - حکومت پنجاب کی ای کریڈٹ اسکیم: اسٹیٹ بینک نے حکومتِ پنجاب کو ای کریڈٹ اسکیم تشکیل دینے اور اس پر عملدرآمد کرنے میں سہولت فراہم کی، جس میں شریک مالی ادارے اور این جی اوز (زرعی ترقیاتی بینک، نیشنل بینک، ٹیلی نار، مائیکرو فنانس بینک، اخوت اور این آر ایس پی) بذریعہ آن لائن پورٹل دستیاب ای پاس بک اور دیگر خودکاری لینڈ ریونیو ریکارڈ استعمال کرتے ہیں، تاکہ چھوٹے کاشتکاروں کو بلاسود قرضے فراہم کیے جاسکیں۔
  - یو اے وی ٹیکنالوجی کے استعمال سے کاشتکاروں کی پیداوار میں اضافے کا آزمائشی منصوبہ: اسٹیٹ بینک نے زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد (یو اے ایف) کے اشتراک سے ایک آزمائشی منصوبہ مکمل کیا جس میں شریک بینکوں (زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ، نیشنل بینک اور فیصل آباد) کے قرض گیروں کو انتظام فصل اور یافت میں اضافے کے لیے تکنیکی مشاورت فراہم کی گئی۔ جدید ٹیکنالوجی اور معیاری خام مال، زرعی انتظام کا طریقہ پر سیژن ایگریکلچر پروسسز کا استعمال، رقوم کی بروقت فراہمی اور خدمت فراہم کنندگان کے رہنمائی سے منصوبے کے نتائج یقینی بنانے

میں مدد ملی۔ یو اے وی ٹیکنالوجی سے حاصل شدہ معلومات بینکوں کے لیے جزدان کا جائزہ لینے اور جہاں ضروری ہو وہاں بروقت اصلاحی اقدامات کرنے کے حوالے سے سود مند رہیں۔ اس منصوبے کے تحت 122 دیہات کے 600 کاشتکاروں اور 3000 ایکڑ اراضی کا سروے کیا گیا جبکہ اسے دیگر اضلاع تک وسعت دینے کی تجویز زیرِ غور ہے۔

- ورکشاپ / تربیت / استعداد کاری اور آگاہی میں اضافہ: اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے تربیتی پروگرام اور آگاہی سیشنز کا اہتمام کرتا ہے جس کا مقصد زرعی مالکاری کے متعلقہ فریقوں بشمول بینکوں اور کاشتکاروں کی طلب اور رسد کے سلسلے میں استعداد کاری کی ضروریات پوری کرنا ہے۔ ایسے پروگراموں کی تفصیلات درج ذیل ہیں: کاشتکاروں کے لیے مالی خواندگی پروگرام: اسٹیٹ بینک اپنے اہم ترین کاشتکاروں کے لیے مالی خواندگی پروگرام (ایف ایف ایل پی) کے ذریعے کسانوں میں قرضے کی ثقافت متعارف کرانے کے لیے کوشاں ہے۔ یہ پروگرام ہدفی گروپ میں مالی شعور جگانے میں کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ ایک روزہ تربیتی ماڈیول علی الخصوص کاشتکاروں کے لیے تشکیل دیا گیا، جس کا مقصد بینکاری خدمات، قرضے، بچتیں، بیمہ اور قرضے کے حصول کے لیے دستاویزی تقاضوں وغیرہ کے بارے میں ان کے فہم میں اضافہ کرنا ہے۔ جون 2018ء کے اختتام تک ملک کے مختلف زرعی اضلاع میں کاشتکاروں کے لیے مالی خواندگی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔
  - زرعی مالکاری کی قدری زنجیر کے موضوع پر تربیتی پروگرام: بینکوں کے زرعی افسران (اے سی وز) کو مالکاری کی قدری زنجیر اور بینکاری شعبے میں اس کے اطلاق کے سلسلے میں عمومی آگہی فراہم کرنے کے لیے 2015ء میں ایک تربیتی پروگرام کا اہتمام کیا گیا۔ رواں برس کے دوران چند نئے اور سابقہ تربیت کاروں کے لیے کراچی اور اسلام آباد میں اعادے کے دو کورسز کا اہتمام کیا، جس کا مقصد ملک میں زرعی مالکاری کی قدری زنجیر کے فروغ کے لیے اے سی اوز کی تربیت کی خاطر تربیت کاروں اور متعلقہ اہلکاروں کی صلاحیتوں کو بڑھانا تھا۔

4.2.1 انتظامِ رہن اور ویئر ہاؤس رسیدی مالکاری پر آگاہی کے لیے ورکشاپ

بینکاری شعبے کے ٹیم لیڈرز کو اس موضوع پر حالیہ پیش رفت سے آگاہ کرنے اور پاکستان میں ویئر ہاؤس رسیدی مالکاری کے ایجنڈے کو فروغ دینے کی غرض سے مالی شعبے کی شمولیت کے لیے مذاکرات کے آغاز سے حوالے سے دو ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا۔ ان تقاریب میں انتظامِ رہن کی کمپنیوں (قیام اور افعال) کے ضوابط کا جائزہ پیش کیا گیا، جسے ایس ای سی پی نے اسٹیٹ بینک اور دیگر متعلقہ فریقوں کی مشاورت سے مرتب کیا تھا۔

جدول 4.3: خرد مالکاری بینکاری کے اظہاریے (ارب روپے میں)

اظہاریے	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	سالانہ نمو (فیصد)
قرض گیروں کی تعداد	2,209,237	2,893,994	31.0
قرضوں کا مجموعی جزدان	111.859	162.6	45.4
امانتیں	146.5	207.8	41.9
امانتوں کی تعداد	21,951,479	22,669,333	3.3
ایکویٹی	27.9	37.1	33.0
اثاثے	203.3	276.1	35.8
قرض گیری	13.9	13.8	-0.7

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان

4.3 خرد مالکاری

مالی سال 18ء کے دوران خرد مالکاری بینکوں میں متاثر کن نمو ہوئی۔ مجموعی اساسِ سرمایہ 35.8 فیصد اضافے سے بڑھ کر 276.1 ارب روپے ہو گیا۔ چھوٹے قرضوں کی فراہمی میں قابلِ ذکر اضافہ ہوا، قرضوں کے مجموعی جزدان میں 45.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 18ء کے آخر تک قرض گیروں کی تعداد 31 فیصد بڑھ کر 2.9 ملین سے تجاوز کر گئی۔ گذشتہ برسوں میں خرد مالکاری بینکوں نے بتدریج استعداد کاری کی، جس کا مقصد مسابقتی نرخوں پر فنڈنگ یعنی امانتوں اور ادارہ جاتی قرضوں کا حصول تھا تاکہ وہ اپنی کاروباری اور قرضوں کی فراہمی کو وسعت دینے کی اغراض پوری کر سکیں۔ مالی سال 18ء کے دوران خرد مالکاری بینکوں کی امانتوں میں 41.9 فیصد کی متاثر کن نمو ہوئی جبکہ مجموعی امانتوں کا حجم 207.8 ارب روپے سے تجاوز کر گیا۔ مالی سال 18ء کے اختتام پر خرد مالکاری بینکوں نے مشترکہ طور پر 9.2 ارب روپے کی نئی ایکویٹی کا ادخال کیا، جس کے نتیجے میں ایکویٹی کے مجموعی حجم میں 33 فیصد کا اضافہ ہوا (**جدول 4.3**)۔

مالی سال 18ء کے اختتام پر خرد مالکاری صنعت (بشمول خرد مالکاری بینک اور غیر بینک خرد مالکاری کمپنیاں) میں 24.1 فیصد کی نمو ہوئی، جس سے قرض گیروں کی تعداد بڑھ کر تقریباً 6.5 ملین ہو گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ چھوٹے قرضوں کے مجموعی جزدان میں 39.9 فیصد اضافہ ہوا۔ غیر بینک خرد مالکاری کمپنیاں بڑی تعداد میں قرض گیروں (55.2 فیصد) کو مالی خدمات فراہم کرتی رہیں، جبکہ خرد مالکاری بینک قرضوں کی مجموعی مالیت (67.9 فیصد) میں سبقت لے گئے۔ اس صنعت کے اوسط غیر ادا شدہ

قرضوں کا حجم بڑھ کر 37049 روپے ہو گیا، تاہم خرد مالکاری بینکوں کے غیر ادا شدہ قرضے (56182 روپے) بدستور غیر بینکاری اداروں کے قرضوں (21529 روپے) (**جدول 4.4**) سے بلند رہے۔

باکس 4.3 مالی سال 18ء کے دوران خرد مالکاری کے فروغ کے لیے اقدامات

- خرد مالکاری بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط: خرد مالکاری خدمات کی رسائی میں اضافے کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کی گئی تھی تاکہ محروم اور پسماندہ طبقات کو فائدہ پہنچ سکے۔ اب تک چھوٹے قرضوں کی حد میں اضافے کرنے کے حوالے سے بازار کی طلب پوری کرنے کے لیے پی آر-5 برائے خرد مالکاری بینک کے لیے شعبہ زرعی قرضہ وخرد مالکاری کا سرکلر نمبر 3 بتاریخ 22 دسمبر 2017ء کے ذریعے خرد کاروباری اداروں کے لیے قرضوں کی حد بڑھا کر ایک ملین روپے کر دی گئی۔ مزید برآں، خرد مالکاری بینکوں کے لیے پی آر–6 کے تحت قرض گیروں (خرد کاروباری اداروں) کا مجموعی انکشاف بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چھ خرد مالکاری بینکوں کو خرد کاروباری اداروں کو ایک ملین تک قرضے فراہم کرنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ قرضے کی حد میں اضافے سے خرد مالکاری بینکوں کو بہت چھوٹے کاروباری اداروں اور گھریلو صنعتوں کی قرضے کی ضروریات معقول انداز میں پوری کرنے میں مدد ملتی ہے جنہیں روایتی طور پر سرمائے کی کمی کا سامنا ہوتا ہے۔

- لائن آف کریڈٹ: اسٹیٹ بینک نے عالمی بینک کے مالی شمولیتی گروپ اور انفراسٹرکچر منصوبے کے تحت اور حکومت پاکستان کی مدد سے یہ سہولت وضع کی۔ اس اقدام کا مقصد خرد قرض گیروں کو مالکاری کے سلسلے میں خرد مالکاری بینکوں اور غیر بینک خرد مالکاری کمپنیوں کو درپیش رکاوٹیں دور کرنا تھا۔ لائن آف کریڈٹ غیر بینک مالکاری کمپنیوں کے لیے بھی دستیاب ہو گی کیونکہ خرد مالکاری بینکوں اور غیر بینک خرد مالکاری کمپنیوں کی تھوک قرض گاری کے لیے بھی ایک طریقہ کار تشکیل دیدیا گیا۔[11]

4.4 چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے کی مالیات

بالخصوص ملازمتوں کے مواقع پیدا کرکے اور غربت میں کمی کے ذریعے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کا شعبہ معاشی اور سماجی ترقی میں خاطر خواہ کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستان میں ایس ایم ای شعبے کا جی ڈی پی میں حصّہ 30 فیصد ہے، ملک میں غیر زرعی ملازمین کی 80 فیصد افرادی قوت اس شعبے سے وابستہ ہے، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اضافۂ قدر میں اس کا حصّہ 35 فیصد ہے جبکہ 25 فیصد برآمدی آمدنی اسی کی مرہون منت ہے۔ البتہ ایس ایم ایز کا مالی شعبے میں نفوذ عموماً کم رہتا ہے۔

4.4.1 ایس ایم ای مالیات کے فروغ کی پالیسی

معاشی ترقی اور ملازمت کے مواقع پیدا کرنے میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے اہم کردار کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک پاکستان میں ایس ایم ای شعبے کے لیے ساز گار اور باسہولت مالی ماحول وضع کرنے کے لیے مسلسل کوشاں ہے۔ اس شعبے کی مالی شمولیت بہتر بنانا اسٹیٹ بینک کی ترجیحات میں شامل ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے ہیں۔ اس پس منظر میں وزیر اعظم پاکستان نے 22 دسمبر 2017ء کو بعنوان "ایس ایم ای مالکاری کے فروغ کی پالیسی" جیسے جامع اقدام کا آغاز کیا تھا۔

باکس 4.4 چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے فروغ کی پالیسی کے نو ستون

ستون اوّل	ضوابطی فریم ورک میں بہتری لانا
ستون دوم	خرد مالکاری بینکوں کی قرضوں کی حدود میں اضافہ
ستون سوم	خطرے میں تخفیف کی حکمتِ عملی
ستون چہارم	چھوٹے کاروباری اداروں کو بینکاری خدمات کی فراہمی کا طریقہ کار آسان بنانا
ستون پنجم	پروگرام پر مبنی قرض گاری اور مالکاری کی قدری زنجیر
ستون ششم	استعداد کاری اور آگہی کا فروغ
ستون ہفتم	چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے کی رہنما- غیر مالی مشاورتی خدمات
ستون ہشتم	چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے فروغ کے لیے ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا
ستون نہم	ٹیکس کے مروجہ نظام کو سادہ بنانا

[11] شعبہ زرعی قرضہ وخرد مالکاری سرکلر نمبر 1 برائے 2018ء

یہ پالیسی کئی امور کا احاطہ کرتی ہے، جس کا مرکزِ نگاہ ایس ایم ایز کی قرضے تک رسائی بڑھانے کے لیے ضروری اقدامات کا آغاز ہے۔ یہ پالیسی اسٹیٹ بینک نے متعلقہ فریقوں بشمول وفاقی اور صوبائی حکومتوں، بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں، چیمبرز اور ٹریڈ ایسوسی ایشنز، اسمیڈا، کثیر القومی اداروں اور ایس ایم ایز کی مشاورت سے تیار کی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس پالیسی پر مؤثر عملدرآمد سے نجی شعبے کے کُل قرضے میں ایس ایم ای مالکاری کے حصے کو 2017ء کے 8.8 فیصد سے بڑھا کر 2020ء تک 17 فیصد کرنے میں مدد ملے گی۔ اسی طرح اس کا مقصد یہ ہے کہ دسمبر 2020ء تک قرض گیروں کی تعداد 500000 لاکھ تک بڑھ جائے۔

جدول 4.4: خرد مالکاری صنعت کے اظہاریے

اظہاریے	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء*	سالانہ نمو (فیصد)
قرض گاروں کی کُل تعداد	5,202,872	6,460,015	24.1
قرضوں کا مجموعی جزدان	171	239.3	39.9
قرضوں کا اوسط توازن (روپے میں)	32,867	37,043	12.7

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرمالکاری، بینک دولت پاکستان

اسٹیٹ بینک نے اس پالیسی کے تحت ایس ایم ایز کے فروغ کے لیے درج ذیل ضوابطی اقدامات کیے ہیں، جیسا کہ باکس 4.5 میں بیان کیا گیا ہے۔

باکس 4.5 مالی سال 18ء کے دوران ایس ایم ای مالکاری کے فروغ کے لیے ضوابطی اقدامات

- غیر محفوظ چھوٹے کاروباری اداروں کی مالکاری کے لیے زربنیاد کی عمومی شرط کو دو سے کم کرکے ایک فیصد کر دیا گیا، جبکہ محفوظ جزدان کے لیے زربنیاد کی عمومی شرط کو ختم کر دیا گیا۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے دو ملین روپے تک بیمے کے حصول کی شرط کو ان کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔

- ایس ایم ای مالکاری کے لیے سرمایہ مختص کرنے کے حوالے سے بینکوں کے لیے نرمی کر دی گئی۔ خردہ انکشاف کی موجودہ حد 75 ملین روپے سے بڑھا کر 125 ملین روپے کرنے سے اب بینک 125 ملین روپے کے خرد قرضوں پر بلحاظِ وزن 75 فیصد تریجی خطرے کا اطلاق کر سکتے ہیں۔

- قرضوں کی درخواستوں کے عمل کو سادہ بنانے کی خاطر ایس ایم ایز کے درخواست فارموں کو ایک جیسا بنا کر پاکستان بینکس ایسوسی ایشن کے ذریعے تمام بینکوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک نے بی ایف ایس کی شرط ختم کر دی ہے۔ مزید برآں، مکمل معلومات کی فراہمی کی رسید حاصل ہونے کے بعد چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے قرضہ فراہمی کے عمل کی مدت کم کرکے 15 ایام کار جبکہ درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے لیے 25 ایام کار کر دی گئی ہے۔

- اسٹیٹ بینک اپنی نومالکاری سہولت کے ذریعے اب مخصوص شعبوں میں چھوٹے اور کم وسائل کے حامل درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو جاری سرمائے کی فراہمی کے لیے رعایتی مالکاری کی پیشکش کر رہا ہے۔

- ایس ایم ایز کے پاس مستحکم رہن کی عدم دستیابی باضابطہ ذرائع سے مالکاری کے حصول میں ان کے لیے رکاوٹ بن جاتی ہے۔ اسٹیٹ بینک اس مسئلے کے حل کی غرض سے ایس ایم ایز کو دیے گئے قرض گاری کے عوض مالی اداروں کو رسک کوریج کی سہولت فراہم کرتا ہے، جس کے لیے اس نے کریڈٹ گارنٹی کمپنی کے قیام کا منصوبہ شروع کیا ہے۔ اس ادارے کے قیام سے اسٹیٹ بینک کی جانب سے بذریعہ کریڈٹ گارنٹی اسکیم ملنے والے تحفظِ قرض کو تقویت ملے گی۔

- اسٹیٹ بینک مالی ادارے (محفوظ لین دین) ایکٹ، 2016ء کے تحت بے ضابطہ ایس ایم ایز کو اس قابل بنانے کے لیے کہ وہ اپنے منقولہ اثاثوں کو رہن کے طور پر استعمال کر سکیں، ایک الیکٹرونک رجسٹری کے قیام میں سہولت کاری کر رہا ہے۔

- چونکہ ایس ایم ایز کارپوریٹ اداروں کے درمیان ربط پیدا کرتی ہیں، اس لیے اسٹیٹ بینک نے اپنی پالیسی میں مالکاری کی قدری زنجیر پر زور دیا ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک بینکوں کے لیے مالکاری کی قدری زنجیر کے اہداف مقرر کرے گا۔

- اسٹیٹ بینک کی ایس ایم ای مالکاری کو فروغ دینے کی پالیسی میں ایس ایم ایز اور بینکوں کی استعداد کاری کرنا ترجیحاً شامل ہے۔ اس ضمن میں نباف ایس ایم ای سے متعلق امور پر ہر سال 100 پروگرام منعقد کرے گا اور ایس بی پی بی ایس سی ٹریڈ ایسوسی ایشنز، چیمبرز آف کامرس، چھوٹے کاروباری اداروں وغیرہ میں آگاہی پھیلانے کے لیے سالانہ 150 پروگراموں کا انعقاد کرے گا۔ جون 2018ء کے اختتام تک نباف نے 60 تقاریب کا انعقاد کیا اور ایس بی پی بی ایس سی نے آگہی کے فروغ کے لیے 60 تقاریب کا اہتمام کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ڈپٹی گورنرز اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ڈی ایف جی) نے بھی ایس ایم ای مالکاری کے موضوع پر آگہی کے فروغ کے لیے 15 تقاریب کا اہتمام کیا۔

- اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کو مکمل حل کی فراہمی کے لیے بینکوں کو یہ ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ ایس ایم ایز کو غیر مالی مشاورتی خدمات فراہم کریں۔ ان خدمات سے ایس ایم ایز کو اپنے کاروباروں کے مختلف پہلوؤں کے مؤثر / پیشہ ورانہ طور پر انتظام میں مدد ملے گی۔

- اسٹیٹ بینک نے زندگی کے ہر شعبے میں ٹیکنالوجی کے اہم کردار سے آگاہ ہونے کے ناتے بینکوں کو یہ ترغیب دلائی کہ وہ ٹیکنالوجی اور برانچ لیس بینکاری کو مؤثر انداز سے استعمال کرتے ہوئے ڈیجیٹل کریڈٹ، صارف کی خاکہ بندی اور ادائیگی میں آسانی کے طریقوں وغیرہ کی مدد سے ایس ایم ای مالکاری کو فروغ دیں۔

- چھوٹے کاروباری اداروں کی ٹیکس کے دائرے میں شمولیت سے ہچکچاہٹ ٹیکس حکام کو درپیش ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے ایف بی آر کو سفارشات فراہم کی ہیں تاکہ ٹیکس کے حوالے سے ایس ایم ایز کے مسائل حل ہوسکیں۔

4.4.2 ایس ایم ای قرضوں کے اہداف

اسٹیٹ بینک نے 2016ء میں پہلی مرتبہ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کے لیے ایس ایم ای قرضوں کے اہداف مقرر کیے تھے، اور انہیں مکمل طور پر حاصل کرلیا گیا تھا۔ اب اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور ڈی ایف آئیز کو 2020ء تک ایک ٹریلین روپے سے زائد قرضوں کے اجرا کا ہدف دیا ہے۔ مالی سال 18ء کے لیے بینکوں کو ایس ایم ایز کو 685 ارب روپے کے قرضوں کے اجرا کا ہدف دیا گیا۔ جون 2018ء کے اختتام پر بینکوں اور ڈی ایف آئیز کا ایس ایم ایز کو غیر اداشدہ قرضوں کا جزدان 416.2 ارب روپے تھا۔ سال بسال بنیاد پر (مالی سال 17ء تا مالی سال 18ء)، ایس ایم ای شعبے کو اضافی 30 ارب روپے کی مالکاری کی پیشکش کی گئی، لہٰذا ایس ایم ایز کے کُل جزدان میں 8 فیصد کی نمو ہوئی۔

2016ء میں اسلامک ایس ایم ای فنانس کے اہداف متعارف کرائے گئے تھے، جس کا مقصد اسلامی بینکاری اداروں کو ایس ایم ای قرضوں کے اجرا میں شامل کرنا اور اس شعبے کو شریعت سے ہم آہنگ مالکاری کے طریقوں سے مدد فراہم کرنا تھا۔ دسمبر 2017ء تک اسلامی بینکاری اداروں کو 65 ارب روپے کی ایس ایم ای مالکاری کا ہدف دیا گیا تھا، تاہم اسلامی بینکاری اداروں نے 42 ارب روپے کا جزدان رپورٹ کیا۔ 2018ء کے لیے اسلامی بینکاری اداروں کو 88 ارب روپے کی ایس ایم ای مالکاری کا ہدف دیا گیا ہے جبکہ اسلامی بینکاری اداروں نے جون 2018ء کے اختتام پر 31 ارب روپے کے واجب الادا قرضے رپورٹ کیے۔ توقع ہے کہ بینک جون 2020ء تک ایس ایم ای شعبے فراہم کردہ اسلامی مالکاری کے جزدان کو بڑھا کر 199 ارب روپے (ایس ایم قرضوں کے کُل جزدان کا 17 فیصد) تک پہنچادیں گے۔

اسٹیٹ بینک نے 2017ء میں بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کو مجموعی ہدف ملک کے مختلف علاقوں میں تقسیم کرنے کی ہدایت کی تھی۔ بعد ازاں اسٹیٹ بینک نے علاقائی عدم مساوات پر قابو پانے اور ایس ایم ای مالکاری کے جزدان کو مضبوط کرنے کی غرض سے صوبائی اہداف متعین کیے۔

4.4.3 ایس ایم ایز کے لیے اسٹیٹ بینک کی نومالکاری اسکیمیں

اسٹیٹ بینک ایس ایم ای شعبے کو تقویت دینے مسلسل کوشاں ہے تاکہ وہ ملک کی مجموعی ترقی میں حقیقی کردار ادا کرسکیں۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک کے چند اقدامات درج ذیل ہیں:

چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کے لیے کریڈٹ گارنٹی اسکیم: یہ اسکیم 2010ء میں برطانیہ کے محکمہ برائے بین الاقوامی ترقی کے اشتراک سے شروع کی گئی تھی۔ اس کے تحت چھوٹے، بہت چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں اور خواتین قرض گیروں کے بینکوں سے لیے جانے والے قلیل تا وسط مدتی قرضوں پر 60 فیصد تک تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔ اپریل 2018ء میں اسکیم کو وسعت دے کر کم وسائل کے حامل درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو اسکیم میں شمولیت کا اہل بنا دیا گیا۔

ایس ایم ایز کی جدت طرازی کے لیے نومالکاری کی سہولت: یہ وسط تا طویل مدت کی مالکاری سہولت ہے، جو چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو اپنے یونٹس کی جدت طرازی اور نئے ایس ایم ای یونٹس کی تنصیب کے لیے فراہم کی جاتی ہے۔ مقامی خریداری / نئی مشینری کی درآمد برائے توازن جدت طرازی تبدیلی کے لیے رعایتی نرخوں پر دس برس کے لیے مالکاری فراہم کی جاتی ہے۔ مالکاری میں اضافے کی کوششیں بڑھانے کے لیے بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو ترغیب دلانے کی غرض سے اسکیم کے تحت تمام میعادوں کے قرضوں کے تفاوت کو بڑھا کر 4 فیصد تک کر دیا گیا لیکن صارف کے لیے اسے 6 فیصد پر برقرار رکھا گیا۔

وزیر اعظم یوتھ بزنس لون پروگرام: حکومت پاکستان نے بینکوں کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ وزیر اعظم یوتھ بزنس لون پروگرام کے ذریعے نئے ایس ایم ای صارفین / کاروبار کا آغاز کرنے والوں علی الخصوص چھوٹے کاروباری اداروں تک اپنی رسائی میں اضافہ کریں۔ اسٹیٹ بینک اس اسکیم کی سربراہی کرتا ہے اور بینکوں کی کارکردگی کی باریک بینی سے نگرانی کرتا ہے۔ 18 بینک اس اسکیم پر عملدرآمدی ایجنسیوں کا کام کررہے ہیں، جون 2018ء کے اختتام پر واجب الادا اجزدان 25132 ملین تھا، جبکہ 25128 استفادہ کنندگان کو قرضے جاری ہوئے۔

پسماندہ علاقوں میں کاروباری خواتین کے لیے نومالکاری اور کریڈٹ گارنٹی اسکیم اور چھوٹے اور کم وسائل کے حامل درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے جاری سرمائے کی مالکاری کے لیے نومالکاری اسکیم: ایس ایم ایز میں قیمتوں کی حساسیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، کم لاگتی فنڈز کے ذرائع ایسی فرموں کے قیام اور نمو میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، اور انہیں بڑی فرمیں بننے میں مدد ملتی ہے۔ نتیجتاً، ایس ایم ایز کی مالی شمولیت بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک کا ایک اہم اقدام اپنی نومالکاری اسکیموں کے ذریعے کم لاگتی فنانسنگ کی پیشکش کرنا ہے۔ مالی سال 18ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے "پسماندہ علاقوں کی کاروباری خواتین کے لیے نومالکاری اور قرضہ ضمانت اسکیم" اور "چھوٹے اور کم وسائل کے حامل درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے جاری سرمائے کی مالکاری کے لیے نومالکاری اسکیم" کا آغاز کیا۔ کاروباری خواتین کے لیے مالکاری پر شرح سود پانچ فیصد ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کی اسکیم کے تحت نومالکاری کی شرح صفر فیصد ہے اور قرض گار بینکوں کے لیے 60 فیصد تک رسک کوریج کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ چھوٹے اور کم وسائل کے حامل درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے جاری سرمائے کی مالکاری کے لیے نومالکاری اسکیم کا مقصد معاشی اعتبار سے چند مخصوص ترجیحی شعبوں میں چھوٹے اور کم وسائل کے حامل درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی جاری سرمائے کی ضروریات کی مالکاری کرنا ہے۔ اسکیم کے تحت قرضے حاصل کرنے والے صارفین کے لیے شرح سود چھ فیصد مقرر کی گئی ہے جبکہ بینکوں کا تفاوت چار فیصد ہے۔ اسکیم کے تحت اہل شعبوں کے لیے ایک سال تک کے قلیل مدتی قرضے دستیاب ہیں۔

4.5 اسٹیٹ بینک کی نومالکاری سہولتیں

اسٹیٹ بینک اپنی قلیل مدتی اور طویل مدتی نومالکاری سہولتوں کے تحت بر آمد کنند گان / صنعتی نمو کو مسلسل سہارا دے رہا ہے۔ بر آمدات بڑھانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک کے اقدامات درج ذیل ہیں:

4.5.1 بر آمدی مالکاری اسکیم

بر آمد کنند گان کو سہولت دینے کی خاطر بر آمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے تحت مالکاری پر مارک اپ کی شرح چھ فیصد رکھی گئی۔ مزید بر آں، مالی سال 17ء میں چاول اور چمڑے کے بر آمد کنند گان، جنہیں بر آمدات میں مشکلات درپیش تھیں، کی مدد کرنے کی غرض سے انہیں ای ایف ایس حصّہ دوم کے تحت بر آمدی کارکردگی کے حوالے سے تین ماہ کی اضافی مدت فراہم کی گئی۔ جون 2018ء کے اختتام پر واجب الادا بر آمدی مالکاری 281.4 ارب روپے تھی، جو کہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں 18.5 فیصد زیادہ ہے۔

4.5.2 طویل مدتی مالکاری سہولت

اسٹیٹ بینک نے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت مالی سال 18ء کے دوران بر آمدی نوعیت کے منصوبوں کے لیے مارک اپ کی شرح چھ فیصد برقرار رکھی، جبکہ ٹیکسٹائل شعبے بشمول اسپننگ اور جننگ کے شعبوں کے لیے یہ شرح 5 فیصد رکھی گئی۔ مالی سال 18ء کے دوران طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت 41.70 ارب روپے فراہم کیے گئے جبکہ جون 2018ء کے اختتام پر اس سہولت کی واجب الادا مالکاری 114.04 ارب روپے تھی۔

4.5.3 طویل مدتی اسلامی مالکاری سہولت

اسٹیٹ بینک نے روایتی طرز کی طویل مدتی مالکاری اسکیم (ایل ٹی ایف ایف) کا شریعت سے ہم آہنگ متبادل فراہم کرنے کی غرض سے آئی ایل ٹی ایف ایف بذریعہ آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2018ء جاری کیا۔ طویل مدتی اسلامی مالکاری سہولت (آئی ایل ٹی ایف ایف) عقیدے کے بارے میں حساس بر آمد کنند گان کو رعایتی نرخوں پر اسٹیٹ بینک کی طویل مدتی نومالکاری سہولت سے استفادے کا موقع فراہم کرتی ہے تاکہ وہ درآمدی اور ملک میں بننے والے نئے پلانٹ اور مشینری کی خریداری کے لیے موزوں اسلامی بینکوں سے قرضے حاصل کر سکیں۔ اس اقدام سے بر آمدات سے متعلق نئے منصوبوں یا موجودہ یونٹس کی توازن جدت طرازی تبدیلی کے لیے بر آمد کنند گان کو سہولت ملے گی، اس طرح یہ پاکستان کی بر آمدات بڑھانے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔

4.5.4 پلانٹ اور مشینری کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت کے حوالے سے جامع سرکلر

2007ء میں پلانٹ اور مشینری کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت متعارف کرائی گئی تھی، تاکہ بر آمدات سے متعلق شعبوں میں سرمایہ کاری کی ترغیب دلائی جاسکے۔ یہ سہولت موزوں شعبوں میں نئے پلانٹ اور مشینری کی تنصیب کے لیے بر آمد کنند گان کو رعایتی نرخوں پر طویل مدتی مالکاری فراہم کرتی ہے۔ اسکیم کے آغاز کے بعد اس میں کئی ترامیم کی گئی ہیں، جس میں اسکیم کو وسعت دینا اور مجوزہ بر آمدی فروخت کی بنیاد پر بر آمدات سے متعلق منصوبوں کے لیے مالکاری کی اجازت دینا شامل ہے۔ متعلقہ فریقوں کی آسانی کے لیے ان ترامیم کو معیاری بنانے کی غرض سے 28 جون 2018ء کو ایک جامع سرکلر جاری کیا، جس میں تازہ اور مجموعی ہدایات شامل تھیں۔ جامع سرکلر کی کلیدی خصوصیات درج ذیل ہیں:

- اس اسکیم کے تحت برآمد کنندگان کو 10 برس کے لیے 6 فیصد کی رعایتی شرح مالکاری فراہم کی جاتی ہے، جس میں دو برس کی اضافی رعایتی مدت شامل ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کے لیے اس مارک اپ شرح کو مزید کم کرکے 5 فیصد کر دیا گیا۔
- برآمدات کے کم از کم اہداف کے حصول کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت نئے منصوبے درکار ہیں، جو ایس بی پی بی ایس سی کی جانب سے نو مالکاری ملنے کے روز کے بعد زیادہ سے زیادہ چار برس کی مدت میں ہونے چاہئیں۔
- اسکیم کے تحت برآمد کنندگان کی نگرانی کے لیے بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں پر یہ لازم ہے کہ وہ ایس بی پی بی ایس سی کے متعلقہ دفتر کو مجوزہ فارمیٹ میں فروخت / برآمدات کے اعداد و شمار فراہم کریں۔
- مطلوبہ برآمدی کارکردگی نہ دکھانے والے قرض گیروں / برآمد کنندگان کے لیے مفصل طور پر سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

4.6 مکاناتی مالکاری

پاکستان کے مکاناتی شعبے میں نمو کا سلسلہ جاری ہے۔ جون 2018ء کے اختتام پر بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں (بشمول ہاؤس بلڈنگ فنانس کمپنی لمیٹڈ) کے واجبات کا جزدان 88.2 ارب روپے تھا، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 12.3 ارب روپے (16.2 فیصد) اضافے کا عکاس ہے۔

واجبات کے جزدان میں قابلِ ذکر نمو کے باوجود پاکستان میں رہن تا جی ڈی پی تناسب اب بھی تقریباً 0.5 فیصد ہے، جو نا صرف ترقی یافتہ ملکوں کے مقابلے میں پست ہے بلکہ خطے کے ترقی پذیر ملکوں بھارت اور بنگلہ دیش سے بھی کم ہے۔ مکاناتی مالکاری منڈی میں بینکوں اور مالی اداروں کے پست نفوذ کو دیکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک ضوابطی اور تشہیری سرگرمیوں کے ذریعے اس شعبے کی ترقی کے لیے کوشاں ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک کے اہم اقدامات باکس 4.6 میں ملاحظہ فرمائیے۔

باکس 4.6: مکاناتی مالکاری کے فروغ کے لیے بڑے اقدامات

- **پست لاگت مکاناتی مالکاری کے فروغ کی پالیسی**

اسٹیٹ بینک نے کم آمدنی والے طبقے کو طویل مدتی مکاناتی مالکاری کی بلا رکاوٹ رسد میں سہولت اور حوصلہ افزائی کے لیے پاکستان میں سستی مکاناتی مالکاری کے فروغ کی پالیسی تشکیل دی ہے۔ یہ پالیسی مختلف ستونوں پر مشتمل ہے، جس کی توجہ ضوابطی مراعات، مالی اداروں کے لیے خطرے میں کمی کے طریقہ کار اور کم آمدنی والے قرض گیروں کے لیے قوتِ خرید کے مسئلے کو حل کرنے کے طریقہ کار پر مرکوز ہے۔ اس پالیسی پر عوامی رائے کا حصول جاری ہے، اور پالیسی کے جلد اجرا کی توقع ہے۔

- **پی ایم آر سی کی معاونت**

حکومتِ پاکستان اور متعدد بینکوں کی ایکویٹی میں معاونت سے پاکستان مورگیج ری فنانس کمپنی (پی ایم آر سی) کا قیام عمل میں آیا۔ اسٹیٹ بینک نے پی ایم آر سی کو کاروبار کے آغاز کی سند جاری کی اور اسے مخصوص ضوابطی تقاضوں سے استثنا دیا۔ وفاقی حکومت کی جانب سے اس ادارے کا قیام بطور ترقیاتی مالی ادارہ عمل میں آیا ہے، اور عالمی بینک کے گروپ نے پی ایم آر سی کے لیے 140 ملین ڈالر قرضے کی حد منظوری کرلی ہے۔ توقع ہے کہ یہ ادارہ جلد اپنے کام کا آغاز کرے گا۔

4.7 انفراسٹرکچر مالکاری

حالیہ عرصے میں بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں نے انفراسٹرکچر کے منصوبوں میں مالکاری بڑھادی ہے۔ جون 2018ء کے اختتام پر انفراسٹرکچر منصوبوں کے واجب الادا قرضوں کا حجم 698.3 ارب روپے ہے، جبکہ گذشتہ برس یہ حجم 557.8 ارب روپے تھا، چنانچہ اس میں 25.2 فیصد کی نمو ہوئی۔ جون 2017ء کے 2.4 فیصد کے مقابلے میں جون 2018ء میں واجبات کے مجموعی جزدان میں غیر فعال قرضوں فیصدی حصّہ کم ہو کر 2.1 فیصد رہ گیا۔

4.8 ماحول دوست بینکاری

ماحول دوست بینکاری کے تصور کو روایتی بینکاری سے ہٹ کر دیکھا جاتا ہے۔ اس تصور کا مقصد بینکاری روایات کو وسائل مؤثر بنانے کی جانب گامزن کرنا، قرضہ جاتی پالیسیوں، مصنوعات، خدمات اور آپریشنز میں قابلِ تجدید توانائی اور ماحولیاتی تحفظ کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہے۔ ماحول دوست بینکاری معیشت کو تبدیل کرکے کاربن کے کم اخراج اور ماحولیاتی مدافعت پیدا کرنے میں مالی شعبے کے کردار کو تسلیم کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اس بنیاد پر ماحول دوست بینکاری کا قدم اٹھایا ہے کہ بینک اور ترقیاتی مالی ادارے معاشی سرگرمیوں کے ماحول پر اثرات کم کرنے کے اقدامات اور ماحولیاتی ضوابط پر عمل کرنے کے لیے اپنے صارفین پر اثر انداز ہوکر معیشت کی پائیدار ترقی میں کردار ادا کرسکتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے مالی سال 18ء میں ماحول دوست بینکاری کو فروغ دینے کے بڑے اقدامات باکس 4.7 میں ملاحظہ فرمائیں۔

باکس 4.7: ماحول دوست بینکاری کو فروغ دینے کے بڑے اقدامات

ماحول دوست بینکاری کے رہنما خطوط

اسٹیٹ بینک نے روایتی کاروباری تصور سے ہٹ کر ماحول دوست بینکاری کے رہنما خطوط کا اجرا کیا، تاکہ پائیدار معاشی ترقی کے لیے بینکوں کی ذمہ داریوں کی نشاندہی کی جاسکے۔ ان رہنما خطوط میں جامع رہنمائی اور تمام بینکوں / ترقیاتی مالی اداروں کے لیے مساوی مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ ان رہنما خطوط کا مقصد درج ذیل تین امور میں بہتری اور تبدیلی کی ترغیب دلانا ہے۔

- **انتظام خطر** برائے مالی استحکام میں اضافہ، جس کے لیے انتظام کاری اور مالکاری جزدان کے ماحولیاتی انکشاف میں کمی لانا ہوگی۔
- **کاروبار کو سہولت دینا** برائے 'ماحول دوست' بازار کے قیام کا فروغ، جس کے لیے آلودگی سے پاک اور وسائل مؤثر بنانے کی منصوبوں کی مالکاری جیسے ابھرتے ہوئے قابلِ عمل کاروباری موقعوں سے فعال انداز میں استفادہ کرنا ہوگا۔
- **اثرات میں تخفیف کی ذمہ داری لینا** برائے داخلی آپریشنز اور ضابطوں کی متوقع از سرنو تشکیل، جس کا مقصد ماحول اور معاشرے پر اثرات کم کرنے کی ذمہ داری اٹھانا ہے۔

قابلِ تجدید توانائی استعمال کرنے والے بجلی گھروں کی مالکاری کے لیے اسکیم:

اسٹیٹ بینک نے 2016ء میں قابلِ تجدید توانائی استعمال کرنے والے بجلی گھروں کی مالکاری کے لیے ایک خصوصی اسکیم متعارف کرائی تھی۔ اسکیم کے تحت قرض گیرین بجلی منصوبے (زیادہ سے زیادہ 50 میگاواٹ)، شمسی توانائی، پون چکی، گنے کے پھوک اور قابلِ تجدید توانائی کے دیگر منصوبوں کی تنصیب کے لیے چھ ارب روپے تک مالکاری، 12 برس تک کے عرصے کے لیے 6 فیصد کی رعایتی شرح سود پر حاصل کرسکتے ہیں۔ مزید برآں، اس اسکیم میں ایک میگاواٹ سے کم توانائی کے چھوٹے منصوبوں کے لیے بھی مراعات دی گئی ہیں تاکہ صارفین میں قابلِ تجدید توانائی کا استعمال فروغ پاسکے۔ جون 2018ء کے اختتام پر قابلِ تجدید توانائی کے 13 منصوبوں پر واجب الادا قرضوں کا حجم 8.5 ارب روپے تھا۔